

۲۷-۲۵ / ۹۲



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کیا حضور اکرم - صلی اللہ علیہ وسلم - پر جادو ہوا تھا۔ یا نہیں، ہوا تھا تو کب اور کیسے ہوا اس کی تفصیل بتادیں، کیونکہ ایک عالم نے کہا کہ حضور اکرم پر جادو نہیں ہوا سکتا، اگر ہوتا تو پھر کفار کا یہ کہنا کہ آپ جادو زدہ ہو، کفار کی یہ بات ٹھیک ہو جاتی ہے

۲۵

ہمارے گھر بچے ٹیوشن پڑھتے آتے ہیں، جن کے والد ایک بینک ملازم ہیں، وہ بینک کی تنخواہ میں سے ہمیں ٹیوشن فیس دیتے ہیں، کیا وہ پیسہ لینا ہمارے لئے ٹھیک ہے یا نہیں۔ اور ایک موعی تصویر بنانے کا کام کرتے ہیں شادی پر، تو کیا ان کو پیسہ ہمارے لئے ٹھیک ہے یا نہیں

۳۳

موجودہ دور میں شادی کا کیا طریق کار ہوگا

المستفتی

نویہ قاسم

0300-6493891

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الجواب حامداً ومصلياً

حضور - صلی اللہ علیہ وسلم - پر جادو ہونا صحیح احادیث سے ثابت ہے، چنانچہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں حضرت عائشہ - رضی اللہ عنہا - کی روایت یا سناد عروہ بن الزبیر - رضی اللہ عنہ - تخریج کی ہے کہ حضرت عائشہ ام المؤمنین - رضی اللہ عنہا - نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وسلم - پر جادو کر دیا گیا تھا (اور جب اسکے کچھ آثار بدن مبارک اور آپ - صلی اللہ علیہ وسلم - کے معمولات میں محسوس ہوئے) تو آپ - صلی اللہ علیہ وسلم - نے (ایک روز) فرمایا: اے عائشہ! میں نے اللہ رب العزت سے جو بات معلوم کرنی چاہی تھی وہ مجھے اللہ نے بتادی ہے وہ اس طرح کہ میرے پاس دو آدمی آئے (یعنی اللہ کے فرشتے دو انسانوں کی صورت میں) ایک ان میں سے میرے سر کی طرف بیٹھا گیا اور دوسرا پاؤں کی طرف تو اس نے جو سہا بنے بیٹھا تھا دوسرے سے پوچھا کہ ان صاحب سا کیا حال ہے؟ دوسرے نے جواب دیا کہ ان پر جادو کیا گیا ہے، پہلے نے پوچھا: کس نے ان پر جادو کیا؟ جواب دیا: لبید بن الاعصم نے جو یہودیوں میں سے ایک شخص تھا، منافق تھا، پھر دریافت کیا: کس چیز میں جادو کیا گیا؟ جواب دیا: بالوں کے گچھے میں، سوال کیا: وہ کہاں ڈالا گیا؟ تو بتایا کہ ہنر ذروان میں (ایک کنوئیں کا نام ہے)، حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں کہ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کنوئیں پر تشریف لے گئے اور اس کو شکلوایا، اس کنوئیں کا پانی دیکھا گیا تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مہندی کا پانی ہے سرخ رنگ کا۔



ابن عباس - رضی اللہ عنہ - کی روایت میں ہے کہ بالوں کو کسی دھاگہ میں باندھ کر اس میں گریں لگا کر ہوش بھائی تو اس پر اللہ تعالیٰ نے سورت مہوذین نازل فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم - ایک ایک آیت پڑھتے جاتے تو ہر آیت کی تلاوت پر ایک گرہ کھل جاتی اور دونوں سورتوں کی آیات پوری ہونے اور دم کرنے پر ایسا معلوم ہوا گویا کسی بندش سے کھول دیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم - پر پھر حسب سابق وہ نشاط کی حالت عود کر آئی اور جو گھٹن یا جسمانی تکلیف محسوس ہو رہی تھی وہ ختم ہو گئی۔

البتہ اس طرح کی کیفیت یا بدنہ احوال میں کسی نوع کا تغیر منصب رسالت کے منافق نہیں ہے جیسے آپ - صلی اللہ علیہ وسلم - کا کسی وقت بیمار ہو جانا یا کسی وقت غشی کا طاری ہونا جیسے کہ مرض الوفات کے زمانے میں ایسا ہوا یا جیسے غزوہ احد میں آپ - صلی اللہ علیہ وسلم - کے چہرہ انور پر زخم لگ جانا اور دندان مبارک کا شہید ہونا، یا جس طرح کہ کسی وقت آپ - صلی اللہ علیہ وسلم - کو نماز میں سہو پیش آ جانا تو یہ جملہ احوال بمقتضائے بشریت ہیں اور انکے پیش آنے پر آپ - صلی اللہ علیہ وسلم - کے مقام رسالت اور وحی الہی کے اعتماد میں کسی قسم کا کوئی سقم اور حرج نہیں واقع ہو سکتا اور نہ ہی یہ احوال آپ - صلی اللہ علیہ وسلم - کی منصب رسالت کے منافق ہیں۔

اس قسم کے سہو یا غشی کے واقعہ سے کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ ایسی صورت میں آپ - صلی اللہ علیہ وسلم - کی وحی اور آپ - صلی اللہ علیہ وسلم - کی باتوں پر (العباد باللہ) کیسے یقین کر لیا جائے؟ اظاہر ہے کہ اس قسم کے احوال جسمانیہ جو از قسم مرض و حوادث طبیعیہ ہوں - سے وحی الہی اور فرائض منصب رسالت کو ادا نہیں میں ذرہ برابر بھی شک و شبہ کی گنجائش نہیں اور محض اتنی سی بات سے کہ آپ - صلی اللہ علیہ وسلم - کو کسی کام کر لینے کا خیال ہو گیا حالانکہ نہ کیا ہو قطعاً وحی الہی کے اعتماد پر کوئی حرج نہیں کی جا سکتی، انبیاء - علیہم السلام - بہر حال جنس بشر سے ہیں اور ان پر ایسے احوال و عوارض بشریہ کا طاری ہونا شریعت اور احکام دین کی حجیت و قطعیت پر کسی طرح بھی اثر انداز نہیں ہو سکتا اور یہ مسحور ہونا اس طرح کا نہ تھا جو کفار و مشرکین آنحضرت - صلی اللہ علیہ وسلم - کو بطور طعن کہا کرتے تھے کہ مسحور و مجنون ہیں کہ وحی الہی کے جوش اور جذبہ دعوت و تبلیغ میں انہماک جنون کے عنوان سے تعبیر کرتے، بعض حضرات اہل علم کا اس قصہ میں یہ تاویل اختیار کرنا ظاہر احادیث کے مضمون کے صریح خلاف ہے۔

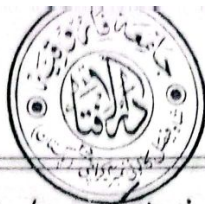
عن عائشة قالت: سحر رسول الله - صلی اللہ علیہ وسلم - رجل من بني زريق يقال له لبيد بن الأعصم، حتى كان رسول الله - صلی اللہ علیہ وسلم - يخريل إليه أنه يفعل الشيء، وما فعله حتى إذا كان ذات يوم، أو ذات ليلة، وهو عندي، لکنته دعاهو دعاء ثم قل: يا عائشة! أشعرت أن الله أفاتني فيما استفتيته



Date

فيه ، اتاني رجلان ، ففقد أحدهما عند رأسي ، والآخر عند رجلي  
فقال أحدهما لصاحبه : ما وجع الرجل ؟ قال : مطبوب ، قال  
من طبيته ؟ قال : لبيد بن الأعمس ، قال : في أي شيء ؟ قال : في  
مشط ، ومشاطة ، وجبت طلع نخلة ذكر ، قال : فأين هو ؟ قال :  
في بئر ذي أروان ، فأتاها رسول الله - صلى الله عليه وسلم -  
في ناس من أصحابه ، فجاء ، فقال : يا عائشة ! كأت ماءها  
نقاعة الحناء ، أو كان رؤوس نخلها رؤوس الشياطين ، فقلت :  
يا رسول الله ! أفلا استخرجته ، قال : قد عافاني الله  
فكرهت أن أتور على الناس فيه شراء فأمر بها ، قد فنت .  
( صحيح البخاري ، كتاب الطب ، باب السحر ، وقول الله  
تعالى : ( ولكن الشياطين ) الآية : ٢/٨٥٤ ، ٨٥٤ ، ط : قدري )

وأجيب بأن الحديث صحيح ، وهو غير مرانم للنص  
، ولا يلزم عليه حط من صب النبوة ، والتشكيك فيها ، بل إن  
الكفار أرادوا بقولهم « مسحور » أنه مجنون وحاشاه ،  
ولو سلم إرادة ظاهره فهو كان قبل هذه القصة ، أو  
مرادهم أن السحر أثر فيه ، وأت ما يأتيه من الوحي من  
تخييلات السحر ، وهو كذب أيضا ؛ لأن الله تعالى عصمه  
في ما يتعلق بالرسالة ، وأما ما يتعلق ببعض أمور الدنيا التي  
لم يبعث - عليه الصلاة والسلام - بسببها ، وهي مما يعرض  
للشرف غير بعيد أن يخيل إليه من ذلك ما لا حقيقة له  
..... وقال القاضي عياض : قد جاءت روايات حديث  
عائشة مبنية أن السحر إنما تسلط على جسده الشريف  
- صلى الله عليه وسلم - ، وظواهر جوارحه ، لا على عقله  
- صلى الله عليه وسلم - ، وقليه ، واعتقاده ..... وكل ما  
جاء في الروايات من أنه - عليه الصلاة والسلام - يخيل  
إليه فعل شيء ، ولم يفعله ، ونحوه محمول على التخيل  
بالبصر ، لا الخلال ، تطرق إلى العقل ، وليس في ذلك ما  
يدخل لبس على الرسالة ، ولا طعن لأهل الضلالة  
انتهى . ( تفسير روح المعاني : ٣/٢٨٣ ، ط : دار إحياء التراث العربي )  
( كذا في شرح النووي على صحيح مسلم ٢/٢٢١ ، قدري )  
( كتب خاتمة )



Date \_\_\_\_\_

۲۔ اگر ٹیوشن پڑھانے والا کو یہ بات معلوم ہو کر حوفیس مجھے دی جا رہی ہے وہ بعینہ  
 بنگ کی تنخواہ ملا رہے ہے، یا بعینہ موسیٰ و تصویر بنانے کی اجرت میں ملنے والی رقم میں  
 سے یہ تو اس کا لیز اجاڑ کر لیں ہے، اور اگر کسی اور حلال آمدن میں سے دی جا رہی ہے تو لینا  
 جائز ہے۔

قوله: (وفي الأشباه الخ) قال الشيخ عبد الوهاب  
 الشعراي في كتاب المن: وما نقل عن بعض الحنفية من أن  
 الحرام لا يتعدى إلى ذمتين سألت عنه الشهاب ابن الشلبي  
 فقال: هو محمول على ما إذا لم يعلم بذلك، أما من رأى المكاس  
 يأخذ من أحد شيئا من المكس، ثم يعطيه آخر، ثم يأخذه من  
 ذلك الآخر فهو حرام. (الرد مع الدر، كتاب الحظر والإباحة  
 ، فصل في البيع، ۳۸۵/۶، ط: سعيد)

وفي حاشية الحموي عن الذخيرة: سئل الفقيه أبو =  
 جعفر عن اكتساب مال من أمراء السلطان، وجمع المال  
 من أخذ القرامات المحرمات، وغير ذلك هل يحل لمن عرف  
 ذلك أن يأكل من طعامه؟ قال: أحب إلي أن لا يأكل منه  
 ويسعه حكم أن يأكل إن كان ذلك الطعام لم يكن في يد =  
 المطعم غصبا، أو رشوة، أو شيء، إن لم يكن عين القضب، أو  
 الرشوة، لأنهم يملكه، فهو نفس الحرام، فلا يحل له، ولا  
 لغيره. (حاشية ابن عابدين على الدر، كتاب الزكاة، باب  
 زكاة القنم، مطلب، في التصدق من المال الحرام، ۳/۲۶۱، ط:  
 دار المعرفة)

لكن في المجتبى نجات، وكسبه حرام، فالميراث حلال،  
 ثم رمز وقال: لا تأخذ بهذه الرواية، وهو حرام مطلقا على  
 الورثة، عفتنيه!

قال ابن عابدين: قوله: (وهو حرام مطلقا على الورثة)  
 أي: سواء علموا أربابيه، أو لا، فإن الله وأربابيه ردوا  
 عليهم، وإلا تصدقوا به كما تقدمنا، أنفعا عن الزيلعي.  
 (الرد مع الدر، الحظر والإباحة، فصل في البيع، ۳۸۶/۶، ط:  
 سعيد)

(كذا في التيسير، الكراهية/ فصل في البيع، ۶۰/۷، ط: دار الكتب  
 العلمية)



Date

(کنافہ البجر، الکراہیۃ / فصل فی البیع ۸۱ / ۳۶۹، ط: الرئیدتی)  
۳ - نکاح کے لئے مستنون طریقہ اختیار کرنا چاہئے اور فضول رسومات سے بچنے کی  
کوشش کی جائے، غیروں کے طریقوں کو نہ اپنایا جائے، اور مزید تفصیل کے لئے "اسلامی  
شادی" (مصنفہ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ) مطالعہ کریں۔

عن جابر - رضی اللہ عنہ - قال: قال رسول اللہ - صلی اللہ  
علیہ وسلم -، أما بعد، فإن خیر الحدیث کتاب اللہ، وخیر الہدی  
ہدی محمد - صلی اللہ علیہ وسلم -، وشیر الأمور بحدثاتها، وكل  
بدعة ضلالة. رواہ مسلم (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الإیمان، باب  
الاعتصام بالکتاب والسنة ۱/ ۲۴، ط: قدیمی)

عن عائشہ رضي الله عنها - قالت: قال رسول الله عليه وسلم -  
من أحدث في أمرنا هذا ما ليس منه فهو رد. متفق عليه (الحوالہ المذكورہ) فقط

والله تعالى أعلم بالصواب  
کتبہ محمد بلال غفرلہ

المتخصص في الفقه الإسلامي  
بالجامعة القاروقية، بکراتشي  
۱۸، ۲، ۱۳۳۱ھ

الجامع  
منظر

الحمد لله  
صلى الله عليه وسلم

۲۱/۴/۱۴۲۱ھ

